مصنف نے وضاحت کردی ہے کہ منصوبے کے تحت فہرست بنا کر نہیں لکھا گیا ہے بلکہ کسی کی وفات پر، یا اجراے کتب کے موقع پر لکھی گئی تحریریں ہیں۔ مصنف نے ہر ہر شخصیت کے عنوان میں شعر دیا ہے جیسے عبدالماجد دریابادی کے لیے: 'ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے' کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور'، اور ڈاکٹر حمیداللہ کے لیے: 'ڈھونڈو گے ہمیں ملکوں ملکوں، ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم'— کتاب کا مطالعہ بیسویں صدی میں پاک و ہند میں جو علمی، ادبی، سیاسی سرگرمی رہی ہے اس سے بخوبی آگاہی دیتا ہے۔

مصنف کے اندازِ بیان کی جھلک دکھانے کے لیے علامہ اقبال کے بارے میں ابتدائی سطریں نقل ہیں: ''یورپ دیدہ مگر کعبہ رسیدہ، دماغ فلسفی، دل صوفی، رازی کے پیچ و تاب سے بھی واقف، رومی کے سوز و گداز سے بھی آشنا، گفتار میں جوش، کردار میں ہوش، اسلوبِ شاعرانہ، طبیعت واعظانہ، شاعر مگر عارض و گیسو کے قصوں سے نفور، صوفی مگر مجاہدانہ جرأتوں سے معمور، علومِ جدیدہ کا شہسوار مگر ایمان و یقین سے سرشار، خود یورپ کے الحاد خانہ میں، دل حجاز کے خدا خانہ میں۔ اسی مجموعے کو اقبال کہا جاتا ہے ؏ خیرہ نہ کرسکا، مجھے جلوۂ دانش فرنگ / سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف''۔ کتاب آپ ہاتھ میں لیں گے تو پڑھتے ہی چلے جائیں گے۔(مسلم سجاد)

مکاتیب رفیع الدین ہاشمی بنام عبدالعزیز ساحر، مرتب: ظفر حسین ظفر۔ ناشر: الفتح پبلی کیشنز ۲۹۲-اے، گلی نمبر۱، لین نمبر۵، گلریز ہاؤسنگ سکیم۲، راولپنڈی۔ فون: ۰۳۲۲-۵۱۷۷۴۱۳۔ صفحات: ۱۸۴۔ قیمت: ۳۵۰ روپے۔

یہ کتاب ڈاکٹر ہاشمی کے ۱۴۹ خطوط پر مشتمل ہے، جب کہ مکتوب الیہ ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر ان کے شاگرد ہیں۔ ساحر صاحب ان کی نگرانی میں پی ایچ ڈی کر رہے تھے اور کچھ تساہل کا شکار تھے۔ مکتوب نگار نے یہ خط وقتاً فوقتاً انھیں متحرک کرنے اور تحقیقی کام کو آگے بڑھانے اور جلد سے جلد ختم کرنے کے لیے لکھے۔ کوئی خط ایک سطر پر، کوئی دو پر اور کوئی تین، چار سطروں پر مشتمل ہے۔ یوں یہ تمام خط ایجاز و اختصار کا عمدہ نمونہ ہیں۔ ان میں ایک استاد کا انداز تربیت بھی جلوہ گر ہے۔ خطوں کا ایک اور نمایاں پہلو ڈاکٹر ہاشمی کی حِسِ لطافت بھی ہے۔ کہیں کہیں ہلکا مزاح ہے اور ظرافت کے عمدہ نمونے بھی نظر آتے ہیں۔ مرتب نے خطوں پر حواشی بھی لکھے ہیں جن سے